Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار - ۲۶ - رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۲۱ - امان ۱۳۷۲ہش - ۲۱ - مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۶۸

تکبّر اور شرارت بُری بات ہے

تکبّر اور شرارت بُری بات ہے۔ ایک ذرہ سی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا۔ وہ پہاڑی پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اسکے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں میں ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا دلی پتا چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تُو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔ (ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غرض اسی طرح بعض امُور ایسے بھی ہیں کہ وہ انسان کے جسم یا رُوح کے واسطے مُضر ہوتے ہیں خواہ انسان سمجھے یا نہ سمجھے۔ بعض امور ایسے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ان کے واسطے نہ بھی حکم دیتا تو بھی وہ مُضر ہی تھے۔ طب جسمانی میں بھی بعض گناہ رکھے گئے ہیں۔ قواعدِ طب کا علم نہ ہونا عذر نہیں ہو سکتا اس شخص کے واسطے جو خلاف ورزی قواعدِ طب کرتا ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو ڈاکٹروں اور اطباء سے پوچھ لو۔ یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچّی پاکیزگی اور تقویٰ طہارت سے انسان دُور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچّی محبّت اور اس کا وصال ہی سچّی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دُوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعثِ دُکھ اور رنج و مصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۲۲-۶۲۳)

۲۳- مارچ ۱۸۸۹ء کی یاد میں جلسے

تمام امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس دن کی اہمیت اور شان کے مطابق جلسے کر کے احبابِ جماعت کو ان کے فرائض سے آگاہ کریں اور پھر رپورٹ ارسال مرکز کریں۔

درخواست دعا

متعدد اسیرانِ راہِ مولا لمبے عرصے سے خدا کی راہ میں اسیر ہیں۔ اسیران ساہیوال کو اب نَو سال ہونے کو آرہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد رہائی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے

آسامیاں خالی ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند آسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب حلقہ جات کی سفارش کے ساتھ دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔

نام آسامی	گریڈ	تعداد خالی آسامیاں
ریڈیالوجسٹ	۵۶۵۰-۲۱۵-۳۰۷۰	۱
لیبارٹری ٹیکنیشن	۲۲۳۰-۵۵-۱۳۳۰	
مہنگائی الاؤنس	۲۰۰	۱
آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ	۲۲۸۰-۵۰-۱۲۸۰	
مہنگائی الاؤنس	۲۰۰	۱
ڈسپنسر	۲۲۸۰-۵۰-۱۲۸۰	
مہنگائی الاؤنس	۲۰۰	۱
پلمبر	۱۶۹۰/-۴۰-۱۲۱۰/-۳۰-۱۱۷۰	
	۲۰۹۰ - ۵۰	۱

ایڈمنسٹریٹر
فضل عمر ہسپتال - ربوہ

ہمیشہ خدا کو سب پر مقدّم رکھو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

سارے محامد سے متصف۔ سارے صفات کاملہ رکھنے والا اور سارے نقائص اور عیوب سے منزہ ذات کا نام اللہ ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اور پھر وہ اکبر ہے۔ جامع جمیع صفات کاملہ اور ہر قسم کے نقائص سے منزہ ہونے کے ساتھ وہ اکبر بھی ہے یعنی بہت بڑا اس کے یہ معنی ہوئے کہ اب اپنے کاروبار یا دوستوں، غرض ہر ایک کو چھوڑ کر اللہ کی طرف آجاؤ۔ اور چونکہ وہ سب سے بڑا ہے۔ اب اس کا حکم آنے پر دوسروں کے احکام کی پرواہ مت کرو۔ ایک طرف خدا کا بلاوا آجاوے اور دوسری طرف کوئی یار دوست آشنا بلاویں یا کوئی دنیا کا کام بلاوے تو اللہ کے مقابلہ میں ان کو ترک کر دو کیونکہ اللہ (سب سے بڑا ہے) اور سب سے بڑے کی بات کو مان لینا تمہاری فطرت میں رکھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ماں باپ جن کی اطاعت اور فرمانبرداری کی خدا نے سخت تاکید فرمائی ہے، خدا کے مقابلہ میں اگر وہ کچھ کہیں تو ہرگز نہ مانو فرمانبرداری کا پتہ مقابلے کے وقت لگتا ہے کہ آیا فرمانبردار اللہ کا ہے یا کہ مخلوق کا۔

ماں باپ کی فرمانبرداری کا خدا نے اعلیٰ مقام رکھا ہے .... اور ہر حالت میں انکی فرمانبرداری کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ مگر پھر مقابلہ کے وقت ان کے متعلق بھی فرمایا کہ ... اگر خدا کے مقابلہ میں آجاویں تو خدا کو مقدم کرو۔ ان کی ہرگز نہ مانو۔ غرض نفس ہو یا دوست۔ رسم ہو یا رواج ہو قوم ہو یا ملک ہو۔ ماں باپ ہوں یا حاکم ہوں۔ جب وہ خدا کے مقابلہ میں آجاویں یعنی خدا ایک طرف بلاتا ہے اور یہ سب ایک طرف تو خدا کو مقدم رکھو۔

(از خطبہ فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور پر خدا کے ہو جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ ۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۲۱ ۔ مارچ ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

۱ ـــ خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے ۔

۲ ـــ مذہب کی صداقت اس میں ہے کہ انسان خدا تعالےٰ سے کسی حالت میں بھی الگ نہ ہو ۔

۳ ـــ مریض سے سچّی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور دردِ دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر (ڈاکٹر) مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں ہے ۔

۴ ـــ خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے ۔ اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ان آفات سے پناہ دے سکتا ہو

۵ ـــ پس چاہیئے کہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو ۔ بلکہ اس کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچّی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو ۔

۶ ـــ توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ مَیں کرتا تھا ۔ اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا ۔

۷ ـــ جن لوگوں کے دلوں میں عظمتِ الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے ۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں ۔

۸ ـــ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے تخلق باخلاق اللہ کرے یعنی جو جو اخلاقِ فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ۔ ان کی حتی المقدور اتباع کرے ۔

۹ ـــ توبہ کے معنی ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا ۔ توبہ کوئی بُرا کام نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے ۔

۱۰ ـــ خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور متقی بننا بڑی چیز ہے ۔ خدا اس کے ذریعہ سے ہزار آفات سے بچا لیتا ہے ۔ بجز اس کے کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اس کے شامل حال ہو ۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بَلا نہیں پکڑے گی ۔

۱۱ ـــ آفات تو ناگہانی طور پر آ جاتی ہیں ۔ کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہو گا ۔

اُس کا جواب آئے گا لیکن یہ سوچ لو
تم کو بھی اس کی بات کا دینا ہے کچھ جواب
ہو دوستوں کی طرح خدا سے بھی رابطہ
مانو بھی اس کی اپنی بھی منواؤ بے حساب

ــــــ ابوالاقبال

نالہ ہو یا کہ دیدۂ خونبار، کچھ تو ہو
ہو جائے جس سے کرب کا اظہار، کچھ تو ہو

آخر کوئی تو پاکیٔ داماں کا ہو ثبوت
تسبیح ہو کہ جبّہ و دستار، کچھ تو ہو

لے اِس کے بعد اُن کی مسیحائیوں سے کام
بیمار بن رہا ہے جو، بیمار کچھ تو ہو

گر عزم ہو تو کیوں نہ ملے منزلِ مُراد
لیکن ہے شرط، جذبۂ رفتار کچھ تو ہو

راہِ وفا میں ہونا، نہ ہونے کا نام ہے
ہونا ہے جس کو، خاکِ درِ یار کچھ تو ہو

عُقبیٰ کی فکر باعثِ تسکینِ دل سہی
لیکن تو اِس جہان سے بیزار کچھ تو ہو

کوئی تو جان اپنی، ہتھیلی پہ رکھ کے آئے
اے کاش راہ عشق کی ہموار کچھ تو ہو

سیلابِ اشک یا کسی خیبر شکن کا ہاتھ
گر جائے جس سے ظلم کی دیوار، کچھ تو ہو

مانا کہ اُن کے دَر سے اُمیدِ کرم نہیں
لیکن یہ کیا بُرا ہے کہ تکرار کچھ تو ہو

یہ کیا کہ صرف راہ میں حائل رہے مُدام
دیوار ہے تو سایۂ دیوار، کچھ تو ہو

لُطف و کرم نہیں نہ سہی مَوت ہی سہی
یا رب علاجِ خاطرِ بیمار کچھ تو ہو

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

لجنہ کالم

عورتوں کے متعلق ایک مسئلہ ایسا ہے کہ اگر اسے رات دن عورتوں کے کان میں ڈالا جائے اور صبح شام ان کو اور مردوں کو اس کی اہمیت بتائی جائے تو بھی اس زمانہ کے لحاظ سے یہ کوشش تھوڑی ہو گی۔ کیونکہ یہ مرض جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں ہزاروں سال سے دنیا میں چلا آتا ہے۔ اور جو مرض ہزاروں سال سے چلا آئے اس کا ازالہ ایک دفعہ کہنے سے نہیں ہو سکتا۔ مردوں اور عورتوں دونوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ عورتیں مردوں سے علیحدہ چیز ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سی ذمہ داریاں جو ان پر عائد ہوتی ہیں ان کی طرف یا تو وہ توجہ نہیں دیتیں یا ان کو وہ اہمیت نہیں دیتیں جو دینی چاہیئے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کی اہمیت کو جتنا بھی ظاہر کیا جائے اتنا ہی ان کے لئے فائدہ مند ہے۔ میں نے دیکھا ہے یہ خیال اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ مرد یہ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں کوئی الگ چیز ہیں اور عورتیں بھی اپنے آپ کو ان سے علیحدہ چیز سمجھتی ہیں۔

عورتیں ہمیشہ آدمی کے معنے مرد لیتی ہیں اگر کسی مجلس میں مرد بیٹھے ہوں اور عورتوں کو پوچھا جائے کہ وہاں کون ہیں تو جواب دیتی ہیں آدمی بیٹھے ہیں۔ حالانکہ آدمی کا مطلب انسانوں سے ہے۔ اور جس آدم کی اولاد مرد ہیں اسی طرح عورتیں۔ پھر جب عورتیں بیٹھی ہوں تو مرد کہہ دیتے ہیں کہ کوئی آدمی اندر نہ آئے۔ وہاں عورتیں بیٹھی ہیں۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے دو نسلیں ہیں ایک آدم کی دوسری شیطان کی۔ جب مرد اپنے آپ کو آدم کی اور عورتوں کو شیطان کی ذریت قرار دیں گے تو وہ کیسے ترقی کر سکیں گی۔ یہ خیال اتنا غالب آ گیا ہے کہ جب بھی پڑھی لکھی عورت خواہ وہ گریجوایٹ ہو یا مولوی مردوں کا ذکر کرے گی تو آدمی کہہ کر کرے گی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں انسانیت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

اے مردو اور عورتو ہم تمہیں ایک بات بتاتے ہیں۔ اسے یاد رکھو۔ تم پر کئی مصیبتیں آتی ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت کا بچہ بیمار ہوتا ہے۔ کبھی خاوند۔ کبھی قرضہ ہو جاتا ہے۔ کبھی محلے والے دشمن ہو جاتے ہیں۔ کبھی تجارتوں میں نقصان ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی مقدمہ ہو جاتا ہے اس وقت تمہیں بڑی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ تم ادھر ادھر پھرتے ہو کہ کوئی پناہ مل جائے کوئی دوست تلاش کرتا ہے۔ کوئی وکیل تلاش کرتا ہے کوئی رشتہ دار کے پاس جاتا ہے۔ فرماتا ہے اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہو ہم تمہیں ایک آسان راستہ بتاتے ہیں وہ یہ کہ (۔۔۔) تم اس تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کو ڈھال کیوں نہیں بنا لیتے۔ چھوٹے بچے میں سمجھ نہیں ہوتی۔ لیکن اس پر بھی جب مصیبت آئے تو سیدھا ماں کی طرف بھاگتا ہے مگر بڑے آدمیوں کو دیکھو کوئی مشرق کی طرف جائے گا کوئی مغرب کی طرف کوئی جنوب کی طرف اور کوئی شمال کی طرف اور ان میں یہ پراگندگی پائی جائے گی۔ تو فرمایا کہ اے انسان تو بچپن میں سمجھ نہیں رکھتا تھا تو ماں کی طرف بھاگتا تھا اب تو تو جوان ہو گیا ہے اب اس خدا کی طرف کیوں نہیں بھاگتا جس نے تجھے پیدا کیا۔ بچپن میں تمہیں خدا کی سمجھ نہیں تھی اب تو تم بڑے ہو گئے ہو تم کیوں یہ خیال کرتے ہو کہ تمہاری ماں تو تمہاری حفاظت کر سکتی تھی مگر خدا نہیں کر سکتا۔ ان مصیبتوں کے وقت اپنے رب کو ڈھال بنا لیا کرو۔ اس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا ہے۔ ایک جان سے مراد مرد اور عورت کا مجموعہ ہے۔ بعض لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ یہاں آدم اور حوا مراد ہیں۔ کیونکہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہو گئی۔ اگر آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہو گئی تھی تو عورت کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیشہ مرد کی پسلی سے بچہ پیدا ہو جاتا۔ تو نفس واحدہ سے مراد یہ ہے کہ مرد اور عورت ایک ہی چیز ہیں اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں نے کہا۔ (۔۔۔)

اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر کفایت نہیں کر سکتے۔ حالانکہ وہ من اور سلویٰ دو کھانے کھاتے تھے لیکن چونکہ دونوں کو ملا کر کھاتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ایسا کہا۔

ماں کو بچے سے محبت ہوتی ہے مگر وہ پسلی میں سے پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر نر و مادہ میں محبت ہوتی ہے۔ سارس ایک جانور ہے۔ ان میں اس قدر محبت ہوتی ہے کہ اگر نر یا مادہ مر جائے تو دوسرا بھوکا رہ کر مر جاتا ہے تو محبت کا مادہ اللہ تعالیٰ نے فطرت میں رکھا ہے جس طرح نر اور مادہ میں اس نے محبت رکھی ہے اسی طرح مرد اور عورت میں رکھی ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرد اور عورت نفس واحدہ ہیں جس طرح من و سلویٰ طعام واحد ہے اسی طرح مرد اور عورت نفس واحدہ ہیں۔ اور اس کی جنس میں سے ہی جوڑا بنایا۔ مرد کی جنس عورت ہے اور عورت کی جنس مرد ہے منھا سے مراد من نفسھا ہے عورت کا زوج مرد اور مرد کا زوج عورت ہے۔ مرد عورت کی قسم سے اور عورت مرد کی قسم سے ہے۔ اس آیت میں یہ بتایا کہ عورت کے زوج کا لفظ مرد کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور مرد کے زوج کا لفظ عورت کیلئے بولا جاتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ جوتی کا جوڑا۔ ایک پاؤں ہو تو کہتے ہیں اس کا دوسرا جوڑا کہاں ہے (۔۔۔)

پھر ہر مرد اور عورت کی آگے نسل چلائی (۔۔۔) اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے ذریعے تم سوال کرتے ہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اس خدا کا جس نے تمہارے اندر محبت پیدا کی اور تمہاری اولاد کا سلسلہ جاری کیا۔ بے شک تم اپنے ماں باپ کا بھی خیال رکھو مگر خدا کو کبھی نہ بھولو۔ کیونکہ ماں باپ نے تو تم کو عارضی زندگی دی۔ لیکن خدا نے تم کو دائمی زندگی دی۔ اسی طرح بے شک رشتہ داروں کا بھی خیال رکھو۔ لیکن جس کا تعلق تمہارے ساتھ سب سے زیادہ ہے یعنی خدا، اس کا بھی خیال رکھو۔ (۔۔۔) جس طرح ماں بچے کی نگران ہوتی ہے اسی طرح خدا تمہارا نگران ہے۔

پس یہ خیال غلط ہے کہ مرد کوئی اور چیز ہے اور عورت کوئی اور چیز۔ جیسے مرد انسان ہے ویسے ہی عورت انسان ہے۔ ہاں کاموں میں فرق ہے عورت بچہ جنتی ہے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ مرد روزی کماتا ہے۔ اور بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔ یہ کاموں کا جو فرق ہے اس سے میرے دل میں کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کہ یہ بھی کوئی ایسی چیز ہے جو عورت کے درجہ کو کم کرنے والی ہے۔ کاموں کے فرق مردوں میں بھی پائے جاتے ہیں میں (امام) ہوں لیکن ہر مرد تو امام نہیں۔ اور نہ میرے امام ہونے سے باقی احمدی مرد ہونے سے خارج ہو گئے۔ کاموں کے فرق کی وجہ سے کوئی جنس بدل جاتی ہے۔ عام طور پر خاندانوں میں کوئی بچہ کلرک، کوئی مدرس اور کوئی پٹواری ہوتا ہے اور باپ کا کام اور ہوتا ہے۔ بیٹے کا اور۔ اور پٹواری بھی مرد کہلاتا ہے۔ ڈاکٹر بھی مرد کہلاتا ہے۔ تجارت کرنے والا بھی مرد کہلاتا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں دھوبن، نائن ہوتی ہیں۔ اب دھوبن بھی عورت ہے اور نائن بھی عورت۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ دھوبن اور نائن ہونے سے وہ عورت نہیں رہتیں۔ اسی طرح ایک نوکر ہوتا ہے۔ ایک آقا۔ تو کاموں کے فرق کی وجہ سے جنس نہیں بدلتی۔ مردوں کے پیشوں میں بھی فرق ہے۔ اور عورتوں کے کاموں میں بھی فرق ہے وہ دونوں آدمی ہیں۔ صرف کام الگ الگ ہیں۔

اعلان دارالقضاء

مکرم رشید احمد صاحب ایچ۔ ایم۔ سی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد علی صاحب ولد مکرم تھرو بن صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۱/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ ان کے نام ہے۔ یہ پلاٹ میرے بھائی محترم محمود احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

۱۔ مکرم رشید احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ ″ محمود احمد صاحب (″)
۳۔ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴۔ ″ صفیہ بیگم صاحبہ (″)
۵۔ ″ عابدہ بیگم صاحبہ (″)
۶۔ ″ ساجدہ بیگم صاحبہ (″)
۷۔ ″ اللہ رکھی صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اگر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ ۳۰ یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ

۳ - مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار فرنٹیئر پوسٹ کے ۳ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ربوہ کے حبیب احمد کہتے ہیں:-

میں ایک پاکستانی کا بیان جو انگلستان میں رہتے ہیں پڑھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔ ان کا بیان جو لندن کے ایک اردو اخبار میں ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو چھپا تھا درج ذیل ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ایک عام سا پاکستانی ہوں اور یہاں بطور استاد کے لندن میں ایک کالج میں کام کرتا ہوں۔ میں یہاں سوشل سٹڈیز جن کا تعلق تیسری دنیا سے ہے پڑھاتا ہوں اور میرا سیاسی، ادبی یا مذہبی تعلق کسی گروپ سے نہیں ہے۔ میں ایک انسانی حقوق کی تنظیم (انگلستان) کا ایک پُرجوش کارکن ہوں۔ اور یہ تنظیم عالمی تنظیم ہے۔ گذشتہ سال اس تنظیم نے مجھے پاکستان بھیجا اور میں نے ایک دن وہاڑی میں گزارا جو پاکستان کا ایک زرعی مرکز ہے یہ شہر اس بات کے لئے مشہور ہے کہ ملتان کے بعد کپاس کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ میں کپاس کی منڈی میں گیا جس کے قریب ہی ایک بہت بڑا ڈاکخانہ ہے۔ جب میں نے وہاں اپنا کام ختم کر لیا اور پوسٹ آفس سے باہر آیا تو میں نے تین افراد کو دیکھا کہ وہ نہایت بے دردی کے ساتھ ایک شخص کی پٹائی کر رہے تھے جو مسلسل کلمہ طیبہ دہرا رہا تھا۔ میں آگے بڑھا اسے بچانے کی کوشش کی اور اسے ایک قریبی ہسپتال لے گیا تاکہ اس کی مرہم پٹی کروائی جا سکے۔ راستے میں اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک احمدی ہے اور کسی سکول میں پڑھاتا ہے مزید اس نے یہ بتایا کہ اس کی صرف یہ غلطی ہے کہ اس نے اپنی کلاس میں کلمہ طیبہ پڑھا تھا۔ اور احمدیوں کو کلمہ طیبہ پڑھنے کی پاکستان میں اجازت نہیں اور یہ لوگ جو مجھے مار پیٹ رہے تھے اسی سکول میں استاد ہیں۔ یہ ایک اتفاقی بات ہے کہ میں نے دیکھا نہ صرف احمدی بلکہ شیعہ اور بعض دوسرے فرقے سے بھی پاکستان میں ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ یہ حالت شہروں میں افسوسناک ہے اور بعض اخبار فرقہ واریت کی مہم میں بہت بھرپور

Is it not disappoint ing?

I was stunned to read a statement of a Pakistani who is at present residing in UK His statement, which was published in an Urdu daily of London on 27th October, 1992, is given below:-

"I am an ordinary Pakistani and I am working as a teacher at a local college in London. I teach social studies pertaining to the third world, and I haven't got any political, literary or religious affiliation with any group. I am an active member of a very important human rights organisation of UK which is an international organisation.

"Last year this organisation sent me to Pakistan. I spent one day in Vehari which is one of Pakistan's agricultural centres. This town is known as the biggest cotton market after Multan. I happened to go to the cotton market as well, near which there is a big post office.

"Having finished my job, when I came out of the post office I saw three people beating mercilessly another man who was continuously reciting *Kalima Tayyaba*. I went forward, rescued him and took him to a nearby hospital for treatment.

"On the way he told me that he was an Ahmadi and was a teacher at a school. He further informed me that his only fault was that he had recited *Kalima Tayyaba* in his class that day, and that Ahmadis were not allowed to recite *Kalima Tayyaba* in Pakistan, and that the persons who were beating him were teachers at the same school.

"It was just a coincidence that I happened to observe that not only Ahmadis but Shias and some other groups were also being ill-treated in Pakistan. The state of affairs was pitiable in the cities and some of the newspapers were actively involved in sectarian campaign.

"I felt like I was in a mental asylum where people were acquiring education without developing sound reason and common sense.

"I visited newspaper offices as well. They were accepting bribes in order to do false-reporting. No doubt this is a very unfortunate situation."

HABIB AHMAD,
Rabwah.

حصہ لے رہے ہیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں ذہنی مریضوں کے ہسپتال میں ہوں یا لوگ تعلیم تو حاصل کر رہے ہیں لیکن عقل و خرد کے معاملے میں ان میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوتی۔ میں نے اخباروں کے دفاتر بھی دیکھے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ اس لئے رشوتیں وصول کر لیتے ہیں کہ وہ غلط رپورٹنگ کریں اس میں کیا شک ہے کہ یہ حالات بڑے افسوسناک ہیں۔

ڈان

۱۰۔ مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں

Sectarianism

MR A.M. Sayied has raised some vital questions about sectarianism. What is its definition? Does Islam permit it? What is meant by wiping it out? Why is the Government sleeping over the division of believers into sects and sub-sects? (*Dawn*, letter, March 2).

The definition of sectarianism quoted by him lacks its central elements of bigotry and intolerance. Sectarianism means to hate and persecute someone simply for doctrinal differences with him.

Mutual persecution of this sort has been a recurrent phenomenon in human history. Recently it can be seen in its most wretched form in India and Bosnia where Muslims are being burnt alive simply for being Muslims.

Islam emphatically denounces sectarianism and the use of force in the matters of Faith. It requires that differences of any kind be resolved through mutual discussion supported by sensible arguments. If, despite peaceful parleys the differences persist, it commands to leave the matter at that and not resort to persecution.

But ignoring these commandments Muslim sects have often spilled each other's blood profusely. Muslim Ulema do not agree even on the basic point of the definition of Islam. Every sect regards the other sects as infidels. Confounded with this state of affairs the Munir Inquiry Report had to remark:

"Nothing but a bold re-orientation of Islam to separate the vital from the lifeless can preserve it (Islam) as a world idea and convert the Musalaman into a citizen of the present and the future world from an archaic incongruity that he is today. (p.232).

Perhaps it was to avert this situation that in his address of August 11, 1947 to the Constituent Assembly, Quaid-i-Azam had warned it against letting religion affect the business of the state. The rejection of his advice is destabilising Pakistan.

The primary object should have been to make Pakistan a great power by enlisting the co-operation of all its communities. Priority should have been given to advancement in industry and technology. Then we would have safeguarded the interests of Muslim minorities in other countries. But also we could not rise above sectarianism.

The role of the government should be never to take side of any sect. Otherwise the consequences will be disastrous. It should provide a peaceful atmosphere in which its citizens can resolve their ideological differences privately. It should also desist from discriminating against any sect or any citizen in the matters of their rights.

The answer to the last question is that division of believers into sects and sub-sects is a process related with human conscience. The government can do nothing to stop it. Every citizen should be left free to make his own choice of faith and this profession in this respect should be accepted. Otherwise the government would lose its credibility as a democratic state and may invite foreign subversion or interference on the plea to stop violation of Human Rights.

NUR-UD-DIN MUNEER
Karachi

DAWN WEDNESDAY, MARCH 10, 1993

نور الدین منیر کراچی سے لکھتے ہیں۔

مسٹر اے۔ ایم۔ سید نے فرقہ واریت کے متعلق کچھ اہم سوال اٹھائے ہیں۔ اس کی تعریف کیا ہے۔ کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ اس کو بالکل ختم کرنے کے کیا معنی ہیں۔ کیوں حکومت اہل ایمان کی فرقوں اور تحتی فرقوں میں تقسیم پر سوئی ہوئی ہے۔ فرقہ واریت کی جو تعریف انہوں نے کی ہے اس میں اس بات کا ذکر مفقود ہے کہ فرقہ واریت کا ایک عنصر تعصب ہے اور دوسرا غیر رواداری فرقہ واریت کا اصل مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص کو اختلاف کی بناء پر نفرت اور تشدد کا نشانہ بنایا جائے۔ اس قسم کی ایک دوسرے پر تشدد کرنے کی روایت انسانی معاشرے میں ہمیشہ سے چلی آئی ہے حال ہی میں اس کا انتہائی ناپسندیدہ مظاہرہ ہندوستان اور بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف ہوا ہے۔ جنہیں محض مسلمان ہونے کی وجہ سے زندہ جلایا گیا۔ اسلام نہایت شدت کے ساتھ فرقہ واریت کی مذمت کرتا ہے۔ اور ایمان کے معاملے میں طاقت استعمال کرنے کو رد کرتا ہے۔ یہ اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ اختلافات کو گفت و شنید کے ذریعے حل کیا جائے اور اس گفت و شنید کو معقول دلائل کا حامل بنایا جائے۔ اگر پُرامن گفت و شنید کے ذریعے اختلافات حل نہ ہوں اور یہ قائم رہیں تو اسلام یہ کہتا ہے کہ بات کو وہیں پر ختم کر دیا جائے اور ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائی جائے لیکن اسلام کے ان احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے مسلمانوں کے فرقوں نے اکثر ایک دوسرے کا خاصا خون بہایا ہے۔ مسلمان علماء تو اس بنیادی نقطے پر بھی متفق نہیں ہیں کہ اسلام کی تعریف کیا ہے۔ ہر فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ دوسرا فرقہ کافر ہے۔ ان حالات سے پریشان ہو کر منیر انکوائری رپورٹ کو یہ کہنا پڑا تھا۔ "صرف یہی بات کہ اہم کو غیر اہم سے الگ کیا جائے اور اسلام کی تازہ وضاحت کی جائے، اسلام کو محفوظ رکھ سکتی ہے۔ خاص طور پر بطور ایک عالمی نظریے کے۔ اور مسلمانوں

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

ایک جج کی حیثیت

انگریزی اخبار" دی نیوز" مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۳ء کے مطابق نیوز لاء فورم میں سابق چیف جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ جسٹس ریٹائرڈ گل محمد نے کہا کہ اسلام میں ایک جج بھی اپنی ہی عدالت کی توہین کا مرتکب گردانا جا سکتا ہے آپ اس فورم میں قانونی حیثیت پر گفتگو کر رہے تھے (جمعرات) ریٹائرڈ جج موصوف نے کہا کہ یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جج کوئی ایسی بات کرے جس سے عدلیہ کو نقصان پہنچے آپ نے تفصیل میں جاتے ہوئے کہا کہ جج کو زیادہ حساس نہیں ہونا چاہیئے یعنی اس معاملے کے متعلق جو اس کے سامنے پیش ہے اسے فراخدلی کے ساتھ کیس پر غور کرنا چاہیئے تاکہ اس ادارے کا تقدس محفوظ رکھا جا سکے۔ آپ نے کہا کہ اسلام میں ایک جج کو چاہیئے کہ وہ ہر ایسی بات سے گریز کرے جس سے عوام الناس کا اس ادارے پر سے اعتماد اٹھنے کا خطرہ ہو۔ آپ نے مزید کہا اگر عدالت پر سے اعتماد اٹھ جائے تو لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا شروع کر دیتے ہیں اس کے بالمقابل ریٹائرڈ جسٹس گل محمد نے کہا کہ جج بھی آخر ایک انسان ہے جس سے غلطیاں ہو سکتی ہیں اور وہ جب بھی کوئی غلطی کرے اسے مطلع کر دینا چاہیئے جہاں تک مثبت تنقید کا تعلق ہے آپ نے کہا یہ ہمیشہ نیک دلی کے ساتھ ہو تو قبول کی جانی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ عدلیہ کو سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم جنرل محمد ضیاء الحق اور سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے نقصان پہنچایا ہے بے نظیر بھٹو نے کھلم کھلا یہ کہا کہ عدالت نے ان کے باپ کو مارا۔ آپ نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا کہ جب اسمبلیاں کھل کر معاملات پر بحث کرتی ہیں اور موضوع عدالتوں کے جج ہوتے ہیں تو ان کے خلاف توہین عدالت کا کیس کیوں نہیں چلایا جاتا موجودہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے متعلق آپ نے کہا کہ انہوں نے اسلامک یونیورسٹی کے ریکٹر بن کر غلطی کی ہے یعنی انہوں نے ان کے ریکٹر بننے پر تنقید کی۔ اس موقعہ پر کئی دیگر افراد حاضر تھے

ایران / متحدہ عرب امارات

ایران کے سفیر برائے کویت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان خلیج کے تین جزیروں کا جو مناقشہ چل رہا تھا اب وہ ختم ہو گیا ہے۔ وزیر موصوف۔ حسین صادقی۔ نے کویت کے اخبار الوطن کو بتایا کہ دونوں نے ایک تصفیہ کر لیا ہے اور اب ہمارے جھگڑے کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ البتہ انہوں نے اس تصفیہ کی تفاصیل نہیں بتائیں۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں جھگڑے کی وجہ سے ایران اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات خاصی حد تک خراب ہو چکے تھے۔ سفیر موصوف نے کہا کہ اب ہمارے تعلقات آہستہ آہستہ بہتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اخبار نے بتایا ہے کہ سفیر موصوف نے یہ بات کویت کی پارلیمنٹ کے سپیکر کے ساتھ گفت و شنید کے بعد اخبار کو بتائی اور اس بات کو ایک فوری پیغام کا نام دیا اور کہا کہ یہ پیغام ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ اس پیغام میں دونوں ملکوں کے آپس میں تعاون کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ کہا جاتا ہے کہ شام جس کے دونوں سے تعلقات اچھے ہیں نے جنوری ہی میں بتا دیا تھا کہ وہ دونوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے۔

عظیم طارق

بتایا گیا ہے کہ عظیم احمد طارق جو ایم کیو ایم کے اپنے دھڑے کے سربراہ ہیں کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہونے کے بعد سے پولیس چھاپے مار کر انہیں تلاش کر رہی ہے۔ گذشتہ شب پولیس کی ایک پارٹی نے جس کی سربراہی لانڈھی کے ایس۔ ایچ۔ او اور ڈی ایس پی کر رہے تھے نے طارق کی پرانی رہائش گاہ پہ چھاپہ مارا۔ یہ رہائشگاہ فیڈرل بی۔ ایریا میں ہے یہاں جا کر انہیں معلوم ہوا کہ مکان پر تالا پڑا ہے۔ اسی طرح انہوں نے گلشن اقبال میں بھی چھاپے مارے باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ عظیم احمد طارق اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیں یہ بات عظیم طارق ہی کی طرف بلنسوب کی جا رہی ہے۔

بم کا دھماکہ

چار سو سے زائد فلسطینی جنہیں ملک بدر کیا ہوا ہے کے لیڈر نے کہا ہے کہ امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں جو بم کا دھماکہ ہوا ہے۔ اسکے ساتھ ان فلسطینیوں کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبدالعزیز نے کہا کہ ان کے خیال میں اس دھماکے میں کوئی اسلامی گروپ ملوث نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ہے بھی تو وہ لوگ جنہیں فلسطین سے ملک بدر کیا ہوا ہے۔ ان پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان فلسطینیوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ان فلسطینیوں کو آج سے گیارہ ہفتے پہلے ملک بدر کیا گیا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ تشدد پسند اسلامی گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں فوری طور پر واپس اپنے ملک جانے دیا جائے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے واپسی کے عمل میں واشنگٹن رکاوٹ بن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کا یہ الزام کہ بم کے واقعہ سے مسلم مجاہدین کا تعلق ہے۔ اس کا بم سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے ڈاکٹر عبدالعزیز نے رپورٹروں کو بتایا اور وہ یہ بات اپنے کیمپ میں جنوبی لبنان میں کر رہے تھے کہ آئندہ چند روز میں یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اسرائیل کی خفیہ سروس جس کا نام موساد ہے۔ اس بم کے حادثے کے پیچھے ہے اور یہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے جھگڑے کو سامنے رکھتے ہوئے یہودیوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔

صحافی / سینٹ کا بائیکاٹ

جمعرات کے روز سینیٹر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) حیات نے صحافیوں کے متعلق کہا کہ وہ جھوٹے ہیں اور پارلیمنٹ کی مخالفت میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور اسے برا بھلا کہتے ہیں۔ چنانچہ ان ریمارکس کو سن کر پریس گیلری کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ وہ احتجاج کے طور پر سینٹ سے واک آؤٹ کر جائیں۔ سینیٹر حیات نے اپنی تحریک استحقاق لاہور کے ایک انگریزی روزنامے کی ایک رپورٹ کے سلسلے میں پیش کی تھی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ بریگیڈیئر ریٹائرڈ حیات، میاں شہباز شریف، چوہدری محمد نواز کھوکھر اور بیگم کلثوم سیف اللہ ہاؤسنگ سوسائیٹیز کے کاروبار میں شریک ہیں۔ انہیں اس بات کا مورد الزام ٹھہرایا گیا کہ یہ ہاؤسنگ سوسائیٹیز جنہوں نے مالکان مکان کو نکال دیا تھا۔ اور اسلام آباد کے کئی چھوٹے چھوٹے دیہات سے مالکان مکان کو بے دخل کر دیا تھا۔ سینیٹر حیات نے اس رپورٹ کی سختی کے ساتھ تردید کی۔ اور کہا کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے انہوں نے مزید کہا کہ وفاقی دارالحکومت میں یا اس کے ملحقہ علاقوں میں انہوں نے ایک انچ بھی زمین حاصل نہیں کی سوائے اس زمین کے ٹکڑے کے جو آج سے دس سال پہلے خریدا گیا تھا۔ اور جس پر انہوں نے اپنا مکان تعمیر کیا ہے اس رپورٹ سے بریگیڈیئر موصوف جو ایک معمر شخص ہیں نے سارے پریس کو جان بوجھ کر بے بنیاد اور غلط باتیں چھاپنے کا الزام دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب لوگ ایسا اپنے مفاد میں کرتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس قسم کی جھوٹی خبروں کے متعلق جن سے ملک کی پارلیمنٹ کو بدنام کرنا مقصود ہوتا ہے کارروائی کی جانی چاہیئے۔ انہوں نے اپنی تحریک استحقاق کے متعلق کہا کہ اسے کمیٹی میں پیش کر کے اس پر پوری تحقیقات کا عمل جاری ہونا چاہیئے ڈپٹی چیئرپرسن ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی نے تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا کیونکہ یہ سینیٹ کے ۴۲ ویں سیشن کا آخری دن تھا۔ اس لئے کسی شخص نے بھی پریس سے یہ نہیں کہا کہ وہ اپنے بائیکاٹ کو ختم کر دیں۔ البتہ پریس کی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ سینیٹ کے اگلے سیشن میں بھی اپنا بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔

بورس یلسن / لیجسلیچر

روس کے صدر بورس یلسن پارلیمنٹ میں تقریر کرنے کے بعد فوری طور پر ہال سے باہر نکل گئے اور پارلیمنٹ نے قرارداد میں پاس کر کے ان کی اصلاحات کو منسوخ کر دیا اور اس بات کو بھی کہ وہ ریفرنڈم کرا سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ بورس یلسن کو جب ان کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ خالات چاہے کچھ بھی ہوں پارلیمنٹ نے چاہے کچھ ہی فیصلے کر لئے ہوں اگر ضرورت پیش آئی تو وہ ریفرنڈم ضرور

باقی صد ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منورؔ

"آپ بھی کھائیں"

میں چھ سات سال کا تھا۔ ایک احمدی دوست نے ابا جان کو اور مجھے اپنے ہاں کھانے پر بلایا۔ کھانا چنا گیا۔ میری بے توجہگی کو دیکھ کر ابا جان نے مجھے اردو میں کہا۔ آپ بھی کھائیں۔

گھر میں تو ہم سرائیکی بولتے تھے۔ اردو کا استعمال ہمارے ہاں رائج نہیں تھا۔ ابا جان کے منہ سے جب میں نے یہ فقرہ اردو میں سنا تو اس کا خاص اثر مجھ پر ہوا۔ جب گھر واپس آئے تو میں نے والدہ محترمہ سے کہا کہ آج ابا جان نے مجھے بے توجہ دیکھ کر کہا۔ آپ بھی کھائیں۔

اولاد کے اکرام کا ہمیں ہمارے مذہب نے بھی حکم دیا ہے لیکن بہت کم گھروں میں اس کی طرف توجہ دی جاتی ہے اور جن گھروں میں اس طرف دھیان دیا جاتا ہے ان کے بچوں اور دوسرے بچوں میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ بڑے ہو کر بھی ایسے بچے اپنی عزتِ نفس کا خیال کرتے ہوئے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچ جاتے اور نمایاں کردار کے مالک نظر آتے ہیں۔

بعض والدین اپنے بچوں کی تربیت سے غافل رہتے ہیں۔ گاؤں میں تو میں نے دیکھا ہے کہ باپ چھوٹے بچے کو گالیاں دینا سکھاتا ہے اور جب بچہ بھولے بھالے انداز میں گالی دیتا ہے تو اس پر اظہار خوشنودی کیا جاتا ہے مگر جب بچہ جوان ہو کر باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ بہت کڑوی لگتی ہے اور بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر تربیت کا وقت تو گزر چکا ہوتا ہے اور بری عادت پختہ ہو چکی ہوتی ہے

مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل رہا کہ والدین نے تربیت کی طرف بہت توجہ دی۔ دین سکھایا۔ اخلاق سکھائے اور میرے اعمال و کردار پر بھی گہری نظر رکھی۔ ہمارے ننھیال میں حقہ نوشی کی عادت تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے تمباکو نوشی سے دور بلکہ متنفر رکھا۔ سینما بینی کی عادت بھی بالکل نہیں پڑی۔ دو بار ابا جان مجھے سرکس کا تماشہ دکھانے اپنے ساتھ لے گئے۔ جس سے میں لطف اندوز ہوا۔ گھر میں ریڈیو بھی نہیں تھا۔ اس لئے اچھے بُرے گانوں سے کبھی متاثر نہ ہوا۔

جب ہوش سنبھالا تو حضرت امام جماعت الثانیؓ کے خطبات نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بچپن اور جوانی بالکل محفوظ رہی

میرے خیال میں ہمارے والدین کو بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی لازم ہے

اچھی تربیت بڑی محنت طلب چیز ہے صرف خواہش یا آرزو سے یہ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ والدین کو خود دینداری کی صفت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔

گھر میں گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہیئے اور بچوں سے پیار و محبت کا دوستانہ سلوک کرنا چاہیئے۔

میں ابا جان سے ہر قسم کی بات بلا جھجک پوچھ لیتا تھا اور وہ بھی بڑے عمدہ اور معقول رنگ میں مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس سے بچے میں خود اعتمادی کے ساتھ ساتھ عزت نفس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور احساسِ کمتری سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر یہ سلوک وقت کے ساتھ روز افزوں رہتا ہے

جب میں نے دینی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی۔ تو میرے والدین نے مجھ سے بڑی تعظیم سے گفتگو کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ابا جان نے خود مجھ سے ذکر کیا کہ ہم آپ کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ آپ دین کے خدمتگار ہیں۔ یوں نظر آتا تھا کہ میں باپ اور وہ میرے فرزند ہیں۔ اس سے میرے اندر بھی انتہائی عاجزی اور احترام کے جذبات پیدا ہوتے اور دینی شغف کو مزید بڑھانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی۔ کبھی کبھی ابا جان مجھے "آپ بھی کھائیں" کا جملہ یاد کراتے اور ہم اس سے بہت محظوظ ہوتے۔

بالعموم بچے ذہین اور سمجھدار ہوتے ہیں اور گھر میں ہونے والی ہر بات یا ہر عمل سے خاموش اثر لیتے رہتے ہیں اور والدین کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ جماعت احمدیہ کو ہر ماحول میں اعلیٰ اخلاق کا پیکر بننا ہے۔ اس لئے اپنی اور اپنے بچوں کی دینی اور اخلاقی اقدار کو بہت زیادہ پالش کرنے اور چمکانے کی ضرورت ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہماری اہم ترین قومی اور جماعتی ضرورت ہے۔

بقیہ: صـ ۵

کرائیں گے اور اپنی اصلاحات کے پروگرام کو جاری رکھیں گے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر اس وقت ان اصلاحات کو ختم کر دیا جائے تو روس کو یقیناً ایسا دھچکا لگے گا کہ وہ پھر اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ ایسے ہی مواقع پر ایک دفعہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر اب روس کو متحد نہ رکھا جا سکا تو اس بات کا امکان ہے کہ یہاں ۵۰ سے ۶۰ تک چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہو جائیں اور یہ ریاستیں آپس میں ہمیشہ لڑتی جھگڑتی رہیں۔ گویا کہ نہ صرف روس کا تشخص ختم ہو جائے گا بلکہ جو ریاستیں قائم ہوں گی وہ بھی حقیقی طور پر قائم کہلائی نہیں جا سکیں گی۔ اس لئے کہ ان کے آپس کے جھگڑے ختم ہی نہیں ہوں گے اور انہیں امن و امان سے اپنی زندگی گذارنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

مصر کے حالات

کچھ عرصے سے مصر میں حکومت اور مسلمان بنیاد پرستوں کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے۔ بنیاد پرستوں کی طرف سے بیرونی ممالک کے سیاحوں پر حملے ہوئے ہیں اور اس طرح مصر کی حکومت کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ اب بتایا گیا ہے کہ مصری پولیس نے قاہرہ اور اسوان میں مساجد کا احاطہ کر لیا ہے۔ خاص طور پر اس وقت جبکہ لوگ جمعہ کی نماز کے لئے وہاں آئے اور پولیس اور عوام الناس کا آپس میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۲۳ افراد مارے گئے۔ مصر میں ایک غریب علاقے میں جس کا نام احیایا ہے۔ درجنوں فوجی ایک مسجد کے گرد کھڑے رہے اور دیکھتے رہے کہ لوگ مسجد کے اندر جا کر عبادت کرتے ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ اگر یہ پتہ چلے کہ وہ حکومت کے خلاف کوئی بات کہہ رہے ہیں تو انہیں حراست میں لیا جائے اسوان میں جہاں مساجد کا احاطہ کیا گیا وہاں بعض لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ جمعہ کے روز لوگوں کو مسجد میں داخل نہیں ہونے دیا گیا اور جب تصادم ہوا تو ۹ افراد مارے گئے اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ جماعت الاسلامیہ کے حامی جو اس تشدد آمیز کارروائیوں کا نشانہ ہیں مصر کو ایک اسلامی ریاست میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں وہ عام طور پر اپنے اجلاس مساجد ہی منعقد کرتے ہیں اور مساجد ہی ان کے اکٹھا ہو کر منصوبہ بندی کے کام آتی ہیں۔ شعلہ بیان مقرر ان موقعوں پر بڑی تند و تیز تقریریں کرتے ہیں اور حکومت کو پریشان کرنے کے لئے دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ حکومت نے کہا ہے کہ وہ مصر کی تین ہزار کے قریب مساجد کا پورا پورا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لے گی اور ان تمام مساجد کے امام وہ خود مقرر کرے گی لیکن جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے عوام الناس اس بات کی بھرپور مخالفت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

احمد طاہر مرزا

ایک چھوٹی سی بات

انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مختلف استعدادات کے حامل ہیں۔ بعض بڑے زیرک و چالاک ہوتے ہیں۔ اور بعض سادہ لوح اور بھولے بادشاہ ہوتے ہیں۔ بہر حال بحیثیتِ نوع وہ انسان ہی ہوتے ہیں۔ یہ بات بڑے طبقے میں کم اور نوجوان طبقے میں اغلب مشاہدہ میں آتی ہے کہ معاشرہ میں جو سادہ لوح سیدھے سادھے اور بھولے بادشاہ افراد ہوتے ہیں وہ مذاق، ہنسی اور ٹھٹھہ کا نشانہ بنتے ہیں۔ ان کی شرافت اور سادگی سے کھیلا جاتا ہے۔ انہیں دکھ اور درد پہنچایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ان سے ہمدردی اور شفقت کا رویہ رکھا جائے اور انہیں بھی معاشرہ میں جینے کا حق دیا جائے انہیں معاشرہ سے ہی باہر سمجھا جاتا ہے۔ پس خاص طور پر نوجوان طبقہ کو اس بات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنے ایسے بھائیوں کو بھی جینے کا حق دیں۔ اور خلق خدا سے ہمدردی اور دلجوئی کا سلوک کریں اور ان کے لئے ڈھال بنیں اور انہیں بھی معاشرہ کا فرد بنائیں۔

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جائے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۴

کو موجودہ زمانے کے اور آئندہ کے مہذب شہریوں میں بدل سکتی ہے"۔ (رپورٹ صفحہ ۲۳۲ -)

شاید اسی کیفیت کے مظاہرے سے بچنے کے لئے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو قائد اعظم نے کنسٹی ٹیوانٹ اسمبلی میں متنبہ کیا تھا کہ مذہب کو سرکاری امور پر اثر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ آپ کی اس نصیحت کو رد کرنے کی وجہ سے پاکستان غیر مستحکم ہوا ہے۔ بنیادی مقصد تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ پاکستان کو ایک زبردست طاقت بنانے کے لئے تمام جماعتوں کا تعاون حاصل کیا جاتا۔ ترجیح اس بات کو دی جانی چاہیئے تھی کہ صنعت کی بہبود کے لئے کام کیا جاتا اور اسی طرح ٹیکنالوجی کے لئے بھی۔ اگر ہم ایسا کرتے تو ہم دوسرے ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے مفاد کے لئے بھی حفاظت فراہم کر سکتے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم فرقہ واریت سے اوپر نہ اٹھ سکے۔ حکومت کو یہ چاہیئے کہ وہ کسی فرقہ کی طرف داری نہ کرے ورنہ نتائج نہایت تباہ کن ہوں گے۔ اسے چاہیئے کہ اپنے تمام شہریوں کے لئے پر امن ماحول مہیا کرے تاکہ وہ اپنے نظریاتی اختلافات کو نجی طور پر حل کر سکیں۔ اسے کسی فرقے کے خلاف ناروا امتیازی سلوک بھی نہیں کرنا چاہیئے نہ ہی کسی شہری کے حقوق کے سلسلے میں ایسا کیا جائے۔

آخری سوال کا جواب یہ ہے کہ جہاں تک صاحب ایمان لوگوں کی تقسیم کا مسئلہ ہے کہ وہ فرقوں اور تحتی فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں یہ معاملہ انسانی ضمیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتی اور وہ اس عمل کو کسی طرح ختم کرنے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ ہر شہری کو از خود اپنا مذہب منتخب کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے اور اس بات کو پوری طرح تسلیم کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو حکومت اعتماد کھو بیٹھے گی۔ خاص طور پر اپنے ایک جمہوری ریاست ہونے کا اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح بیرونی ممالک کو ایسی کارروائیاں کرنے کا موقعہ ملے جس سے ملکی امور میں مداخلت ہوتی ہو اور وہ لوگ ایسا اس لئے کریں کہ یہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکنا مقصود ہے۔

خطبات بچوں کو سنائیے

اطلاعات واعلانات

تقریب نکاح و رخصتانہ

محترمہ رضیہ قانتہ صاحبہ بنت مکرم ریاض احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم اولوالعزم احمد صاحب ابن مکرم فضل الدین احمد صاحب بعوض پندرہ ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۰ مارچ ۹۳ء کو بعد عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھایا۔

دوسرے روز بیت الودود دارالصدر شمالی ربوہ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

۱۳ مارچ کو مکرم فضل الدین احمد صاحب نے اپنے مکان واقع دارالرحمت ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم کریم احمد صاحب سنوری صدر جماعت احمدیہ ملبورن (آسٹریلیا)، کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰ جنوری ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام رحیم احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم شفیق احمد صاحب جسکانی کا نواسہ اور محترم چوہدری بشیر حسین سنوری صاحب کا پوتا ہے

○ مکرم مزمل بشیر شاہد صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۵ فروری ۹۳ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "بارعہ صدف مزمل" تجویز فرمایا ہے بچی مکرم بابو عنایت اللہ صاحب آف محمود آباد اسٹیٹ کی نواسی اور محترم محمد بشیر مانگٹ کی پوتی ہے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ الماس نور صاحبہ جو کہ مکرم احمد بشیر مرزا صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی ہمشیرہ ہیں کئی دنوں سے لندن کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں

○ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کے والد صاحب کے گردہ کا تیسری مرتبہ حیدر آباد ہسپتال میں اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی کی والدہ محترمہ عرصہ پانچ ماہ سے جرمنی میں بیمار ہیں۔ وہاں ان کا علاج جاری ہے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب کینیڈا کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

سانحہ ارتحال

گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ کی بی اے فائنل کی طالبہ عزیزہ بشریٰ رحمن جو جامعہ نصرت ہاسٹل میں رہائش پذیر تھیں۔ دو دن کی مختصر علالت کے بعد اپنے عزیزوں کے گھر ۲۰ فروری ۱۹۹۳ء کو ۸ بجے صبح وفات پا گئیں۔

آپ گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ کے ایک گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ خوش اخلاق، خوش گفتار اور خوش لباس طالبہ تھیں۔ متحمل مزاج کم گو اور دینی بصیرت رکھنے والی لائق طالبہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی آغوش رحمت عطا کرے اور انکے والدین اور جملہ عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

○ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب مورخہ ۲۳ فروری کو اوکاڑہ میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم محمد عاشق صاحب نے دعا کروائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں جماعت ششم اور نہم کا داخلہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ہوگا۔

۱۔ تحریری امتحان ۱۰ اپریل بروز ہفتہ صبح ۸-۳۰ بجے

۲۔ انٹرویو ۱۱، ۱۲ اپریل صبح ۸-۳۰ بجے

کامیاب طلباء کی فہرست ۱۴ اپریل کو بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تحریری امتحان پانچویں اور آٹھویں جماعت کے مطابق لیا جائے گا۔

داخلہ کے خواہشمند طلباء فارم اور پراسپکٹس دفتر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے حاصل کر لیں۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

تصحیح

○ ۱۱ مارچ ۹۳ء کے شمارہ میں "پست معیار صحت کی وجوہات" کے مضمون نگار کا نام رضوانہ شہناز چھپ گیا ہے۔ جبکہ درست نام رضوانہ شہباز ہے۔ درستی فرما لی جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ضرورت برائے سٹاف (خواتین)

یونیق سکالرز اکیڈیمی کی دونوں برانچوں دارالرحمت وسطی اور دارالصدر غربی ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

ٹیچرز — قابلیت — ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی نیز کوالیفائیڈ

کمپیوٹر آپریٹر ۲ دو آسامیاں کسی معروف ادارہ سے کمپیوٹر کورس کوالیفائیڈ

لائبریرین ۲ دو آسامیاں کم از کم ایف۔ اے۔

ریسپشنسٹ ۲ دو آسامیاں انگلش اور اردو لینگویج پر عبور حاصل ہو۔

ملازمہ برائے کینٹین ۲ دو آسامیاں امور خانہ داری میں ماہر ہوں۔

درخواستیں مکمل کوائف واسناد کے ہمراہ ۲۸ مارچ تک ادارہ کے دفاتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ دارالرحمت وسطی برانچ میں انٹرویو ۲۹ مارچ بروز سوموار اور دارالصدر غربی برانچ میں ۳۰ مارچ بروز منگل ہوگا۔ اصل اسناد ہمراہ لائیں۔ سٹاف کے لئے وین سروس کی سہولت موجود ہے۔ —— پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۰ مارچ۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی کم ہو رہی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم پاکستان اور پاکستان مسلم لیگ کے موجودہ صدر محمد خان جونیجو امریکہ میں بالٹی مور کے مقام پر جمعرات کی صبح ۴ بجکر ۱۵ منٹ پر انتقال کر گئے۔ جناب جونیجو کی عمر ۶۱ سال تھی وہ پاکستان کی سیاست میں ۳۱ سال سے سرگرم عمل تھے ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے صدر ضیاء الحق کی طرف سے وزیر اعظم نامزد کئے جانے کے بعد مارشل لاء اٹھوایا، آٹھویں ترمیم کے مسودہ میں اہم تبدیلیاں کروائیں سیاسی آزادیاں بحال کیں، عدلیہ اور پریس کو آزاد کیا اور ملک سے ایمرجنسی ختم کروائی اور مسلم لیگ کو پارلیمنٹ کے اندر اور باہر منظم کیا۔ وہ گذشتہ کئی ماہ سے گلے کے سرطان میں مبتلا تھے مگر ایک اطلاع کے مطابق ان کی موت دل کا دورہ پڑنے سے واقع ہوئی۔ ان کی وفات سے پاکستان ایک مخلص سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے۔

○ افغانستان کے وزیر اعظم انجینئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ معاہدہ اسلام آباد میں رکاوٹیں حائل ہیں مگر کوشش کریں گے کہ کوئی خلاف ورزی نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں کوئی مشکل ایسی نہیں جو اس معاہدے کے ذریعے حل نہ ہو سکتی ہو۔ ہم نے اصولوں پر اتفاق کیا ہے اور انہی کے مطابق کابینہ بنے گی۔

○ بمبئی اور کلکتہ پھر بم دھماکوں سے لرز اٹھے کلکتہ ریلوے سٹیشن پر اس وقت بم پھٹا جب مقبوضہ کشمیر سے آنے والی گاڑی پہنچی۔ پولیس نے شہر کے مختلف علاقوں سے مزید ۲۵ بم برآمد کر لئے۔ ان دھماکوں سے ۲ ہلاک اور ۱۲ افراد زخمی ہو گئے۔

○ افغانستان کے وزیر دفاع احمد شاہ مسعود نے معاہدہ اسلام آباد کو چیلنج کر دیا ہے اور شوریٰ حل وعقد اور اس کے تحت وجود میں آنے والی پارلیمنٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ صدر ربانی نے بھی مسعود کو نائب وزیر اعظم بنانے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف کے حکم پر آئی جے آئی کے ایم۔ پی۔ اے رشید ڈوگر کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ وزیر اعظم شیخوپورہ کی عدالت میں دو گروپوں کے درمیان دشمنی کی بھینٹ چڑھ جانے والے چھ سالہ بچے کے گھر پہنچے۔ اور انکوائری کے بعد رکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری کا حکم دیا۔

○ بی بی سی کے مطابق بلوچستان کی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے ۱۹۷۳ء کے آئین کو اس کی اصل شکل میں بحال کیا جائے۔ اور وہ تمام ترمیمیں منسوخ کر دی جائیں جو ۷۰ء کے عشرے کے وسط سے اب تک کی گئی ہیں۔

○ بھارت نواز سابق امریکی سینیٹر سٹیفن سولارز نے کہا ہے کہ اگر اس بات کا قطعی ثبوت مل گیا کہ بمبئی میں ہونے والے حالیہ بموں کے دھماکوں میں پاکستان کا ہاتھ ہے تو پاکستان کو دہشت گرد ملکوں کی فہرست میں شامل کر لیا جائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے بھارتی حکومت کا مکمل بائیکاٹ کر کے ہر طرح کے ٹیکسوں اور ٹیلی فون پانی بجلی کے بلوں کی ادائیگی بند کر دی ہے۔ جس کے باعث مقبوضہ کشمیر کی حکومت شدید مالی مشکلات سے دوچار ہو گئی ہے۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو با اصول سیاست دان تھے۔ وہ سچے پاکستانی اور جمہوریت کی سربلندی کے علمبردار اور انتہائی با اصول ممتاز سیاستدان تھے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے انتقال کو قومی نقصان قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وفات سے ایک ایسا سیاسی خلاء پیدا ہو گیا ہے جسے پر کرنے میں دیر لگے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک کے معروف سیاست دان محمد خان جونیجو کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مرحوم قائد اعظم کے نظریات کے سچے پیروکار محب وطن اور جمہوریت پسند اور سب سے بڑھ کر ایک نیک سیرت انسان تھے۔

○ بوسنیا ہرزگووینا کے مسلمان صدر علی جاہ عزت بیگووچ ملک کے مشرقی حصوں میں سربوں کے زبردست حملوں کے خلاف بطور احتجاج بین الاقوامی امن مذاکرات سے واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک سربوں کے حملے سراجیوو پر بند نہیں ہوتے وہ ان مذاکرات میں واپس نہیں آئیں گے۔

○ امریکی ایوان نمائندگان میں صدر بل کلنٹن کو پہلی کامیابی اس وقت حاصل ہوئی جب امریکی صدر کی ۱۵ کھرب ڈالر کی بجٹ تجویز ۱۸۳ کے مقابلہ میں ۲۴۳ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے

ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں

قیمت پاکستان میں -/۲۰ روپے ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) -/۱۰ روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ۔

(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ) لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:۔ ہومیو پیتھک

ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی مائنڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔

پیشکش:۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گولبازار۔ ربوہ

فون آفس ۱۷۷۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE Rs 200/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE Rs 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs 100/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون:۔ ۶۰۶ - ۱۷۷

فری وین سروس

یونیق سکالرز اکیڈمی نے طلباء و طالبات کی سہولیات کے پیش نظر فری وین سروس کا انتظام کیا ہے۔ اس سہولت سے ادارہ کی دونوں برانچوں کے طلباء و طالبات نیز ٹیچرز استفادہ کر سکتے ہیں

یونیق سکالرز اکیڈمی / دار الرحمت وسطی راجیکی روڈ / دار الصدر غربی نزد ریڈیو کراسنگ ربوہ